105912- بیوی سے ابھی دخول بھی نہیں کیا تو کسی چیز پر طلاق کی قسم اٹھالی اور قسم توڑ بھی دی

سوال

میں بچپن سے "مجھ پر طلاق مجھ پر طلاق) کے الفاظ ادا کرنے کا عادی بن چکا ہوں، پہلے تو یہ بطور مزاق تھی، لیکن بعد میں یہ چیز میری صفت بن کر رہ گئی.. ایک دن قبل میرا نکاح اپنی خالہ کی بیٹی سے ہوا ہے اور میں نے ابھی اس سے دخول بھی نہیں کیا...

اس عادت کی بنا پر میں مشکل میں پڑ گیا ہوں وہ اس طرح کہ میں نے بطور مزاق اپنے ایک دوست کو کہا "مجھ پر طلاق" میں یقینا ایسا نہیں چاہتا تھا کیونکہ یہ تو بطور مزاق اور دوستوں کے ساتھ جھوٹ تھا جیسا کہ ہماری آپس میں عادت ہے..

برائے مہربانی اس کا کوئی حل بتائیں ؟

پسندیدہ جواب

اول :

طلاق کی قسم اٹھانے کی عادت اچھی نہیں یہ بہت بری خصلت ہے اس سے اجتناب کرنا چاہیے؛ کیونکہ قسم تو صرف اللہ عزوجل کی اٹھانی چاہیے، اور اس لیے بھی کہ طلاق تفریح کے لیے اور مزاق کرنے اور کھیلنے کے لیے مشروع نہیں کی گئی.

بلکہ شریعت اسلامیہ نے تو ضرورت کے وقت اس پختہ عقد اور معاہدے کو توڑنے کے لیے مشروع کی ہے جسے شادی کہا جاتا ہے، اور جو کثرت سے اس کی قسم کھاتا ہے، ہو سکتا ہے وہ طلاق واقع کر بیٹھے اور اس طرح اس کی بیوی اس سے بائن ہو کر اس پر حرام ہو جائے، اور یہ چیز اس کے نہ چاہتے ہوئے بھی خاندان کو تباہ کرنے اور خاندان کا شیرازہ بکھرنے کا سبب بن جائے.

دوم :

طلاق کی قسم اٹھانا : مثلا کوئی شخص کہے : اگر میں نے یہ کیا تو مجھ پر طلاق، یا کہے : میں ایسا نہیں کرونگا مجھ پر طلاق، یا پھر اگر ایسا ہوا تو، یا اگر ایسا نہ ہوا تو مجھ پر طلاق, اس کے متعلق اہل علم کا اختلاف ہے.

جمہور اہل علم کے ہاں اگر اس کی قسم ٹوٹ گئی تو طلاق واقع ہو جائیگی.

لیکن بعض اہل علم جن میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ شامل ہیں کہتے ہیں

اگر طلاق قسم کی جگہ ہو اور قسم اٹھانے والے نے اس سے کسی چیز پر ابھارنا یا کسی چیز سے منع کرنا، یا پھر کسی چیز کی تصدیق یا تکذیب مراد لی ہو تو قسم توڑنے کی صورت میں صرف اسے قسم کا کفارہ لازم آئیگا، اور طلاق واقع نہیں ہوگی.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ اور شیخ ابن عثیمین رحمہم اللہ کا فتوی بھی یہی ہے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"راجح یہ ہے کہ جب طلاق کو قسم کی جگہ استعمال کیا جائے، وہ اس طرح کہ اس سے کسی چیز پر ابھارنا یا منع کرنا یا تصدیق یا تکذیب کرنا یا تاکید کرنا مقصد ہو تو یہ قسم کے حکم میں ہے.

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

.{اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) جس چیز کو اللہ نے آپ کے لیے حلال کر دیا ہے اسے آپ کیوں حرام کرتے ہیں؟ (کیا) آپ اپنی بیویوں کی رضامندی حاصل کرنا چاہتے ہیں، اور اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے، تحقیق اللہ تعالی نے تمہارے لیے قسموں کو کھول ڈالنا مقرر کر دیا ہے، اور اللہ تمہارا کارساز ہے اور وہی پورے علم والا حکمت والا ہے}.التحریم (1-2).

تو اللہ سبحانہ و تعالی نے تحریم کو قسم بنایا ہے، اور اس لیے بھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے، اور ہر شخص کے لیے وہی ہے جو اس نے نیت کی"

اسے بخاری نے روایت کیا ہے.

اور اس شخص نے طلاق کی نیت نہیں کی، بلکہ قسم کی نیت کی ہے، یا پھر قسم کے معنی کی نیت کی، چنانچہ جب وہ اس کو توڑے گا تو اس کے لیے قسم کا کفارہ کافی ہوگا، یہی قول راجح ہے" انتہی

دیکھیں : فتاوی المراۃ المسلمۃ (2/754).

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال کیا گیا :

ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا : مجھ پر طلاق تم میرے ساتھ اٹھو، لیکن وہ اس کے ساتھ نہ اٹھی تو کیا اس سے طلاق واقع ہو جائیگی؟

کمیٹی کے علما کا جواب تھا :

"اگر تو اس کا مقصد طلاق دینا نہ تھا، بلکہ صرف بیوی کو اپنے ساتھ جانے پر ابھارنا مقصود تھا تو اس سے طلاق واقع نہیں ہوگی، صحیح قول کے مطابق خاوند پر کفارہ لازم آئیگا.

اور اگر خاوند کا مقصد طلاق دینا تھا اور بیوی نے اس کی بات نہ مانی تو اسے ایک طلاق ہو گئی ہے" انتہی

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (20/86).

اس بنا پر اگر آپ کا مقصد طلاق نہ تھا بلکہ صرف دھمکی تھی یا پھر کسی چیز پر ابھارنا یا کسی چیز سے روکنا یا تصدیق یا تکذیب کرنا مقصود تھا، پھر آپ کی قسم ٹوٹ گئی تو آپ کو قسم کا کفارہ دینا لازم ہوگا.

قسم کا کفارہ یہ ہے کہ : ایک غلام آزاد کیا جائے، یا پھر دس مسکینوں کو کھانا کھلایا جائے، یا انہیں لباس مہیا کیا جائے، اور اگر آپ اس کی استطاعت نہ رکھیں تو تین روزے رکھیں.

اور اگر آپ نے طلاق کی قسم کسی ایسے کام پر اٹھائی جو گزر چکا تھا اور آپ کو علم تھا کہ وہ جھوٹ ہے، تو پھر آپ کو جھوٹ سے توبہ کرنا لازم آئیگا، اور قسم کا کفارہ لازم نہیں ہوگا کیونکہ جمہور علماء کے ہاں جو شخص جھوٹی قسم اٹھاتا ہے اس پر کفارہ نہیں، اس لیے کہ یمین غموس یعنی جھوٹی قسم کفارہ دینے سے بڑی ہے، اور ایسا کرنے والے کو توبہ کرنی چاہیے اور آئندہ وہ ایسا مت کرے.

رہا مسئلہ دخول اور رخصتی سے قبل قسم اٹھانے کا تو یہ حکم میں اثرانداز نہیں ہوگا، چنانچہ جس نے اپنی بیوی کو دخول سے قبل طلاق دی تو اس کے لیے رجوع نہیں کیونکہ اس پر عدت ہی نہیں ہے.

اس لیے آپ اس سے اجتناب کریں، اور اپنی زبان پر کنٹرول کرتے ہوئے زبان کی حفاظت کریں، اور اپنے کلمات میں اللہ کا خوف اور ڈر اختیار کریں.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اور آپ کو ایسے کام کرنے کی توفیق نصیب فرمائے جن میں اس کی رضامندی و خوشی ہے اور جنہیں وہ پسند کرتا ہے.

واللہ اعلم.